

پیغامِ محبان

جانوروں کے حقوق پر لکھی جانے والی پہلی کتاب



سیدہ اردازنب

پیغام محبان

ردانہینب

انتساب

عائشہ چندریگر جیسے محان لوگوں کہ نام

عرض مصنف

میرا ہمیشہ سے ہی خواب رہا ہے کہ مجھے جانوروں کیلئے کام کرنا ہے ان کیلئے کام کرنا ہے جن کے لئے کوئی کچھ نہیں کرتا۔ دیکھا جائے تو یہ انعام کم نہیں ہے کہ اللہ رب العزت نے ہمیں اشرف المخلوقات کا درجہ دیا ہے اور ہمیں انسان ہونے کے ناطے تمام مخلوقات پر سبقت دی ہے تو سب سے پہلے اگر ہم دیکھیں تو ہمارا فرض بنتا ہے بہترین مخلوق ہونے کے ناطے ہم نہ صرف انسانوں سے اچھے سلوک سے پیش آئیں بلکہ حیوانات کا بھی خیال رکھیں۔ ہمیں حضور ﷺ نے بھی جانوروں کو ایذا پہنچانے سے منع فرمایا ہے نہ صرف ہمیں منع کیا ہے حسن سلوک سے پیش آنے کی تاکید بھی کی ہے حضور ﷺ اپنے ہاتھوں سے بکریوں کا دودھ دویتے اور چارہ بھی کھلاتے اسکی ہر قسم کی ضروریات کا خیال رکھتے۔ اگر راستے میں کسی جانور کو دھوپ میں یا بھوکا پیاسا دیکھتے تو اسکے مالک کو نرمی کے ساتھ پیش آنے کا کہتے اور یہاں تک منع فرمایا ہے کہ جانور کی قربانی کرتے وقت دوسرا جانور پاس نہ ہوا نہیں اپنے ساتھی کی یہ حالت دیکھ کر پریشانی ہوتی ہے اور جانور کہ سامنے چھری تیز کرنے سے بھی سختی سے منع فرمایا ہے۔ آج کل اکثر آتے جاتے یہ چیز دیکھی گئی ہے کہ ایک ناتواں گدھے کہ اوپر ڈھیر سارا سامان لادھ کر ایک شہر سے دوسرے شہر لے جایا جا رہا ہوتا ہے یا اس سے بھی زیادہ فاصلہ طے کروایا جاتا ہے زور زور سے لٹھیاں ماری جاتی ہیں انکی صحت اور طاقت کہ مطابق کام لینا چاہیے ایک اور یہ بھی چیز ہم اکثر دیکھتے ہیں کہ ہمارے چھوٹے بچے کتوں کو پتھر مار رہے ہوتے ہیں یا کتوں کہ بچوں کے ساتھ چھڑ چھانی کر رہے ہوتے ہیں گلے میں رسی ڈال کر پورے شہر میں دوڑا رہے ہوتے ہیں اگر کسی کہ گھربلی نے بچے دے دیں تو اسے پکڑ تھیلے میں ڈال کر ویران جگہ چھوڑ دیا جاتا ہے۔ صرف اپنے شوق کی خاطر ہمارے بچے پرندوں کہ انڈوں کو توڑ دیتے ہیں یا چھپا لیتے ہیں ایک صحابی رسول نے کسی پرندے کے انڈے اٹھائے تھے حضور ﷺ نے سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا اور سب سے ضروری بات کہ اگر کوئی کتابلی آپ کہ گھر کھانا کھانے آتا ہے تو اسے آزادی کے ساتھ آنے جانے دیجئے وہ جب چاہے آئے کھانا کھائے اور چلا جائے نہ کہ آپ اسکے گلے میں رسی باندھیں اور اپنے لان کہ کسی درخت کہ ساتھ باندھ دیں۔ انکے بعد ہر

مخلوق کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان سے نرمی کہ ساتھ پیش آئیں۔ میں نے اپنی آنکھوں سے کئی جانوروں کو روتے دیکھا ہے اسی وجہ سے میں نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے خدا را ان بے زبان جانوروں پر رحم کیجئے اسکی اخلاقاً شرعاً قطعی اجازت نہیں ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا اگر کسی نے چڑیا کہ بچے کو بھی تکلیف دی تو اللہ رب العزت اسے کبھی معاف نہیں کرے گا روز قیامت اسکی پکڑ ہوگی تو ایک اشرف المخلوقات ہونے کہ ناطے ہمیں چاہیے ہم ہر مخلوق کا خیال رکھیں انکی ضروریات کا خیال رکھیں اللہ رب العزت سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں جانوروں کہ ساتھ بھی نیک برتاؤ کرنے کی توفیق دے اور دوسرے معاملات بھی نیک کرنے کی توفیق دے۔ آمین

سیدہ رزانہ نب

مصنفہ سے ایک ملاقات

عزم و استقلال کی تابندہ مثال سیدہ ردانہ نب نے جانوروں کے حقوق پر کتاب لکھ کر پہلی پاکستانی ہونے کا اعزاز حاصل کیا۔ سیدہ صاحبہ کو بابا بھلے شاہ اور شاعر مشرق علامہ اقبال سے خاصی انیت ہے۔ انکا کہنا ہے کہ میں نے جانوروں سے محبت کرنا اپنے ماں باپ سے سیکھا ہے ردانہ نب تعلیم کہ میدان میں تو شہسوار ہے ہی ہیں لیکن پیغام محان کتاب لکھ کر انہوں نے لوگوں کہ دلوں میں جگہ بنالی ہے اس کتاب کو انٹرنیشنل لیول پر بھی سراہا جا رہا ہے۔ بلیوں سے پیار کرنے والی یہ لڑکی پاکستان اور دیگر انٹرنیشنل آرگنائزیشن میں بطور یوتھ ایمپسڈر بھی خدمات سرانجام دے رہی ہیں۔ انکا کہنا ہے کہ میں انسانوں اور جانوروں کے حقوق پر عبادت سمجھ کہ کام کرتی ہوں۔ ردانے جب جانوروں کے حقوق کے بارے میں سوچ بچار کی تو انہوں نے جانوروں کے حقوق پر کتاب لکھ کر قلم کے ذریعے آواز بلند کرنے کا سوچا۔ ردانے پاکستان کو انٹرنیشنل لیول پر زینٹ کر رہی ہیں مختلف انٹرنیشنل آرگنائزیشن میں سینئر اڈوائزر ایمپسڈر، انسٹرکٹر ٹیم ہیڈ کے طور پر کام کر رہی ہیں۔ ایک سہ ماہی میگزین میں بطور نائب مدیرہ بھی خدمات سرانجام دے رہی ہیں اور انگلش میگزین میں بھی نائب مدیرہ کے عہدے پر ہیں۔ اردو ادب کی خدمت کافی احسن طریقے سے کر رہی ہیں اور کافی ایوارڈز اور سرٹیفکیٹ حاصل کر چکی ہیں اور بے شک اس طرح کہ لوگ ایوارڈز اور سرٹیفکیٹ کہ محتاج نہیں ہیں۔

ندا ارشد

(تبصرہ) میں ہوں محان

میرے گھر کے سامنے ایک عمارت پر ایک بندر اور کچھ پرندے قید ہیں۔ شدید ترین دھوپ اور کڑا کے کی سردی میں ایک طرف وہ تڑپتے ہیں اور دوسری طرف میں تڑپتی ہوں کیونکہ میں انکے لئے کچھ کر نہیں سکتی۔ میں جب بھی کراچی یا لالا ہور کے چڑیا گھروں میں رینگھ یا پھر دوسرے جانوروں کی حالت زار کی خبریں پڑھتی ہوں بہت اداس ہو جاتی ہوں۔۔۔ پاکستان کہ چڑیا گھروں میں جانوروں کو صاف پانی اور بہتر خوراک نہیں مل پاتی جسکی وجہ سے وہ بیمار ہو جاتے ہیں بیمار ہونے پر انہیں اچھا علاج بھی نہیں ملتا جس کے باعث وہ جلد مر جاتے ہیں۔ انکے تحفظ کیلئے بھاری رقم ہونے کے باوجود بہتری کیلئے اقدامات نہیں کئے جاتے۔ پاکستان کہ چڑیا گھروں میں جانوروں کے لئے سازگار ماحول نہ ہونے اور وہاں کا عملہ پڑھا لکھا نہ ہونے کے باعث اکثر جانور مر جاتے ہیں پھر جنگلات کہ کٹاؤ کی وجہ سے بھی جانوروں کی نسل ختم ہوتی جا رہی ہے جنگلات اور صحراؤں میں پائے جانے والے جانوروں کے تحفظ اور ان کا این آ دم کا شکار بننے سے بچانے کیلئے محکمہ جنگلات اور آبی حیات کو بھی لوگوں کو اسکے بارے میں آگاہی دینا ہوگی اور ردائینب نے یہ کتاب لکھ کر بہت سارے لوگوں میں جانوروں کے حقوق کے حوالے سے آگاہی دی ہے۔ ملک میں جانوروں کے تحفظ کیلئے انشیمل ایکٹ پر عمل درآمد کو بہتر بنانا ہوگا تاکہ جانوروں کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ جنگلی جانوروں کو زمین کے کسی ایک ٹکڑے تک محدود کرنے کی بجائے انہیں کھلی فضا میں رکھنا چاہیے۔ بیماری کی صورت میں جانوروں کیلئے بہترین ڈاکٹر، ادویات اور ویکسین دریافت ہونی چاہیے۔ انفرادی طور پر ہمیں جانوروں سے مہربانی اور صلہ رحمی کا سلوک کرنا پڑے گا۔ جانوروں کے حقوق کا تحفظ یقینی بنانے کیلئے باقائدہ قانون سازی کرنی چاہیے اس سلسلے میں میں سٹریم میڈیا اور سوشل میڈیا کردار ادا کرے۔ ضروری ہے کہ جانوروں پر ظلم کرنے والوں پر جرمانہ عائد کیا جائے خاص طور پر کراچی میں ڈنگی رئیس کہ دوران گدھوں پر بہت ظلم کیا جاتا ہے اسی طرح پہاڑی علاقوں میں گدھوں اور خچروں پر سامان پہنچایا جاتا ہے لیکن جب جانور تھک جائیں تو ان پر ڈنڈے برسائے جاتے ہیں۔ بے دردی سے استحصال کرنے والے اور ان پر ظلم ڈھانے والے افراد کے خلاف کسی قسم کی کوئی کارروائی نہیں کی جاتی عام شہری کو تو پتہ نہیں ہے کہ ایسے محکمے موجود ہیں جو جانوروں کا تحفظ کرتے ہیں ایسے اداروں کہ نام جن میں سے بہت کا ذکر ردائینب نے بہت تفصیل سے اس کتاب میں بھی کیا ہے ان اداروں کہ نام اور رابطہ نمبرز مین سٹریم میڈیا اور سوشل میڈیا پر شیئر کرنے چاہیے جانوروں کے حقوق کا اور اسکے تحفظ کا طریقہ کار ہمیں اپنے بچوں کو بھی بتانا چاہیے اور نصاب میں بھی شامل کرنا چاہیے۔

میں ہوں محان

میں ہوں اسوہ نہنب

تبصرہ نگار

اسوہ نہنب

موٹویشنل پسیکری، ایسپیسڈز (LWIC, LUMS)

رائٹر، مقرر، ولوگر، اور ایٹر

(تبصرہ) سوز دل

جانوروں کے حقوق پر یہ اپنی طرز کی ایک نہایت ہی منفرد کتاب ہے۔ نہیں معلوم کہ اس سے قبل ایسی قابل ستائش کوشش اردو زبان میں کسی نے کی ہو۔ دور حاضر میں جب وطن عزیز میں ہر شخص ذاتی پریشانیوں مہنگائی، افلاس، بے روزگاری، ناخواندگی، میڈیا اور پیسٹر ڈسٹرکشنز کے پیش نظر اپنی اپنی جگہ کہیں نہ کہیں انتہا پسندی سے دو چار ہے وہاں زمین والوں سے مہربانی کا سلوک کرنے والے ہرگز رتے دن کے ساتھ ناپید ہوتے جا رہے ہیں اور پھر ان زمین زاد، ذی روح، جان دار چیزوں میں جانوروں کا تو حال ہی دوسرا ہے۔ ایسے میں ایسی ایک کتاب لکھنا جو مذہبی اور معاشرتی اعتبار سے جانوروں کے حقوق کی عکاسی کرتی ہوں کوئی عام بات نہیں۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ مصنفہ نے محض اس موضوع پر جذباتی ہو کر لکھ دینے پر ہی اکتفا نہیں کیا، نہ ہی خالی خولی بھاشن دیئے کہ جانوروں کے حقوق کا خیال رکھنا کیوں ضروری ہے بلکہ اسے بہترین کتابی شکل میں لکھنے کی بھرپور کوشش کی اور اس میں دین اور دنیا سے وابستہ نامور شخصیات اور کتب سے حوالے دے کر اپنے موضوع کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ انہوں نے ریسرچ کر کے ایک جامع اور مفصل طریقے سے جانوروں کے حقوق پر زور دیا ہے اور اس کیلئے ان کو جتنی دادی جائے وہ کم ہے آخر میں یہ فرور ہوں گی کہ دیگر جانداروں کے لئے احساس ہر انسان میں کہیں نہ کہیں موجود ہوتا ہے کیوں کہ محبت انسان کی فطرت کا ایک لازمی جز ہے لیکن اس مرے ہوئے احساس کو اور اس مادی دنیا میں اپنے سوئے ہوئے ضمیر کو جگانے کیلئے اک بار اس کتاب کا مطالعہ ضرور کریں۔

میں ہوں محان

میں ہوں کنزہ اصغر خان

تبصرہ نگار:

ڈاکٹر کنزہ اصغر خان

مصنفہ دی آئس از بلیک

(تبصرہ) چھوٹی عمر، بڑے کام

عمر چھوٹی ہے اور کام زیادہ ہیں۔ اس چھوٹی سی عمر میں بڑے بڑے کام کر کے دکھا دینے والی نوعمر بچی ردا زینب کی کتاب میرے ہاتھوں میں ہے اور سب سے پہلے تو میں اسکی انسان دوست فطرت سے بے حد متاثر ہوں۔ بے شک قرآن کا کہا سچ ہے کہ تم میں سے بہترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں اس رحم دل بچی کو انسانوں کے ساتھ ساتھ جانوروں سے بھی بہت پیار ہے۔ میں حیران ہوں اتنی چھوٹی سی عمر میں اس نے کیسے جانوروں کے بارے میں مفید معلومات اکٹھا کر لیں۔ اور ناصرف جانوروں کے بارے میں معلومات اکٹھی کی بلکہ ان کتاب میں ان مصنفین کے بارے میں بھی لکھا جنہوں نے اپنے الفاظ، جذبات احساسات جانوروں کے حقوق پہ لٹائے اور سونے پہ سہاگہ یہ کہ جگہ جگہ قرآنی آیات کا حوالہ دے کر کتاب کو حسین سے حسین تر بنایا گیا ہے۔ بلاشبہ یہ سب خدائے بزرگ، و برتر کی مدد کے بغیر ناممکن تھا۔ اللہ ان سے پیار کرتا ہے جو اسکی مخلوق سے پیار کرتا ہے اور مجھے لگتا ہے اللہ تعالیٰ ان سے تو عشق کرتا ہے جو اسکی بے زبان مخلوق سے پیار کرتے ہیں۔

سیدہ ردا زینب ہر دل عزیز شخصیت ہیں۔ ماشاء اللہ ایک دین دار اور پڑھے لکھے گھرانے سے تعلق رکھتی ہیں اور بلاشبہ نیک ماں باپ کی اور بہترین تربیت کی حامل ہیں میں ذاتی طور پر سیدہ صاحبہ سے بہت پیار کرتی ہوں اور بہت متاثر بھی ہوں۔ ارے بھئی اس عمر میں تو بچیاں بجنا سونا شروع کرتی ہیں۔ یہ بچی کیسے زخموں سے چور گھوڑے کے زخم پہ مرہم لگا رہی ہے کتے کی پیٹھ تھپتھا رہی ہیں، پرندوں کو پانی پلا رہی ہے۔ یہ سب اللہ والوں کے کام ہیں اسی لئے تو اللہ انہیں اپنی مخلوق میں خاص کر لیتا ہے۔ مجھے ردا سے خاص انسیت سی ہو گئی ہے۔ اور جب انکی کتاب پیغام محبان پڑھی۔ النسیت گہری سے گہری ہوتی چلی گئی بلاشبہ ان کی یہ کتاب گہرے مطالعے اور حساس دل کی مرہون منت ہے جس طرح انہوں نے لکھا ہے وہ بغیر مشقت، محنت اور مشاہدے کے بغیر ناممکن ہے۔ میں تہہ دل سے اس بہترین کتاب کی اشاعت پر آپ کو مبارک باد دیتی ہوں۔ اور آپ کیلئے دعا گو رہوں گی کہ اللہ آپ کے علم میں یونہی اضافہ کرتا جائے آپ لوگ بھی یہ کتاب ضرور پڑھیے۔

میں ہوں محبان

میں ہوں شیبہ حنیف

تبصرہ:

شیبا حنیف

چیف ایڈیٹر شیبہ ڈائجسٹ

رائٹر، شاعرہ

جانوروں کے حقوق (احادیث کی روشنی میں)

سن ابو داؤد کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا جسکی پیٹھ اسکی کوہان کے ساتھ مل گئی تھی تو آپ نے اسکے مالک کو بلوا کر حسن سلوک سے پیش آنے کو فرمایا ان بے زبان جانوروں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ان پر اچھی حالت میں سوار ہو اور اچھی حالت میں رکھو۔ عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے انصاری کے باغ میں ایک اونٹ دیکھا اونٹ بندھا ہوا تھا اونٹ کی نظر آپ پر پڑی تو اونٹ رونے لگا آپ اسکے پاس گئے شفقت سے ہاتھ پھیرا تو اسے سکون مل گیا آپ نے پوچھا اس اونٹ کا مالک کون ہے یہ اونٹ کس شخص کا ہے تو ایک انصاری نے کہا اے رسول اللہ یہ اونٹ میرا ہے۔

آپ نے فرمایا کیا تو اللہ سے نہیں ڈرتا اس بے زبان جانور کے بارے میں جسے اللہ نے تیرے اختیار میں دیا ہے۔ یہ اونٹ اپنے آنسوؤں اور اپنی زبان کے ذریعے مجھ سے تیرے بارے میں شکایت کر رہا تھا کہ تو اسے بھوکا رکھتا ہے اور مسلسل کام لیتا ہے۔ پھر آپ نے اسے نرمی کے ساتھ پیش آنے کو کہا اور اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔

اسی طرح ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک گدھے کو دیکھا جس کے منہ پر مار کا نشان تھا آپ نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور فرمایا اللہ رب العزت نے تو کافر کے منہ پہ مارنے سے منع فرمایا ہے یہ تو پھر بے زبان اور معصوم جانور ہے اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے۔ ہر وہ چیز جس میں جان ہو حیات ہو اسکے ساتھ رحم کرنے پر اللہ تعالیٰ نے اجر رکھا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا جانوروں کیساتھ نرمی اختیار کرو۔ اللہ تعالیٰ قیامت والے دن ایک بکری جسکے سنگ تھے اس نے دنیا میں بغیر سینگ والی بکری کو مارا ہو گا اللہ تعالیٰ بغیر سینگ والی بکری کو سینگ عطا کرے گا اور کہے گا تم اپنا حساب برابر کو لو (بدلہ لے لو)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے ایک کتا دیکھا جو پیاس کے مارے گیلی مٹی چاٹ رہا تھا اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر بھر کر اس کو پلانا شروع کر دیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا اللہ نے اسکے اس کام کی قدر کی اور اس کی جنت عطا فرمائی۔

چڑیا کی اپنے بچے سے محبت:

چڑیا دیکھنے میں چھوٹی ضرور ہے لیکن چڑیا کی بھی متناہت بہت بڑی اور مضبوط ہے میں آپ کو اسکے بارے میں ایک چھوٹی سی کہانی سناتی ہوں کہ چڑیا ویسے تو بہت کمزور ہے لیکن یہی چڑیا جب ماں کے روپ میں ہوتی ہے تو ایک مضبوط چٹان کی مانند ہوتی ہے۔

ایک چڑیا کا سمندر کے پاس درخت پہ گھونسلہ تھا اس کے بچے بہت چھوٹے تھے ابھی اڑنے کے قابل نہیں ہوئے تھے کہ ایک دن تیز ہوا چلی تو چڑیا کا بچہ سمندر میں گر گیا چڑیا اپنے بچے کو نکالنے کیلئے پکی تو وہ گیلی ہو گئی اور وہ لڑکھڑا کر گر گئی تھوڑی دیر بعد وہ سنبھل کر اٹھی اور سمندر سے کہنے لگی۔

اپنی لہر سے میرا بچہ باہر نکال دو مگر سمندر نہ مانا چڑیا دکھ اور غصے کہ ساتھ بولی اے سمندر میری بات من جاؤ یہ نہ ہو میں تمہیں ریگستان بنادوں سمندر اپنے غرور میں گر جا۔ اے چڑیا میں چاہوں تو ساری دنیا کو غرق کر دوں۔۔۔ تو میرا کیا بگاڑ سکتی ہے۔

چڑیا نے سنا تو بولی چل پھر ریگستان بننے تو تیار ہو جا۔ اسی کہ ساتھ اس نے ایک گھونٹ بھر اور جا کر درخت پر بیٹھ گئی۔ پھر آئی گھونٹ بھر اور درخت پر بیٹھ گئی۔ یہی عمل وہ دہراتی رہی جب تیروں باروہ چونچ میں پانی لینے آئی سمندر گھبرا کر بولا۔۔۔ پاگل ہو گئی ہو کیا؟ کیوں مجھے ختم کرنے لگی ہو مگر چڑیا غصے سے یہ عمل دہراتی رہی ابھی صرف 30/35 بار چڑیا نے یہ عمل دہرایا تھا کہ سمندر نے ایک زور کی لہر ماری اور چڑیا کہ بچے کو سمندر سے باہر پھینک دیا درخت جو کافی دیر سے یہ سب دیکھ رہا تھا تجس کے مارے بولا۔ اے طاقت کہ بادشاہ تم جو ایک سیکنڈ میں دنیا تباہ کر سکتے ہو ایک کمزور اور چھوٹی سی چڑیا ڈر گئے ہو حیرت کی بات ہے۔ سمندر بولا میں چڑیا سے نہیں ڈرا میں اسکی ممتا ہے ڈر گیا ہوں ماں کہ دعا سے تو عرش ہل جاتا ہے تو میری کیا مجال ہے جس طرح سے وہ مجھے پی رہی تھی ممکن تھا کہ وہ مجھے صحرانہ دے گی۔

حضور ﷺ نے ہمیں سختی سے جانوروں کے ساتھ نرمی کہ ساتھ برتاؤ کرنے کو کیا ہے اور بار بار اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا ہے جانوروں کے حقوق کہ بارے میں جتنا اسلام نے دیا ہے شاید ہی کسی اور مذہب نے دیا ہو انسانوں سے محبت بہت ضروری ہے لیکن جانوروں سے محبت بھی ضروری ہونی چاہیے۔

جانوروں سے محبت سنت بھی ہے اور ثواب بھی ہے ایک دن حضرت عمر فاروقؓ اپنے اونٹ کہ زخم دھونے میں مصروف تھے اور ساتھ ہی ساتھ یہ فرما رہے تھے۔ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں قیامت میں مجھ سے اس زخم کہ بارے میں پوچھ گچھ نہ ہو جائے۔

اپنے بچوں کو سمجھائیں آتے جاتے کبھی کتے کی دم پر پاؤں رکھ دیتے ہیں کبھی انہیں پتھر مارتے ہیں۔ یہ سب غلط اور گناہ ہے جانوروں کہ کان چھوٹے ہونے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں شور سے نہ صرف انہیں گھبراہٹ ہوتی ہے۔ وہ بہم جاتے ہیں اور انہیں نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔

خیال رکھیں:

جانوروں کو تنگ مت کریں سوتے یا کھاتے وقت کبھی بھی انہیں پتھر یا لات سے مت ماریں جانوروں کی بھی عزت کیا کریں ان کے لیے میں بھی دل ہے وہ بھی رکھ محسوس کرتے ہیں ان کے ساتھ نرمی سے پیش آیا کریں اگر ہو سکے تو کھانا دودھ وغیرہ انہیں دے دیا کریں بھوکے کو کھانا کھلانے کا بہت اجر ہے اور بے زبان جو اپنے لئے کچھ کر بھی نہیں سکتا اسکی مدد کرنے میں کتنا اجر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے جس نے بھوکے کو رزق دے کر فاقہ سے نجات دلائی اسے فتنہ و خوف سے امن عطا ہوا۔

یعنی کہ جس شخص نے کسی بھی بھوکے کو کھانا کھلایا یا رزق اس تک پہنچایا اسے فتنہ اور خوف سے امن و سکون عطا ہوگا۔ ایک تحقیق کہ مطابق یہ بات سامنے آئی ہے اگر ایک انسان دوسرے انسان کی مدد کرتا ہے تو چاہے وہ کتنی ہی پڑی پریشانی میں کیوں نہ ہو اطمینان محسوس کرتا ہے دنیا میں ایسا کوئی کام نہیں ہے جو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میں یہ کروں گا تو مجھے دلی خوشی ہوگی سوائے ایک کام کہ وہ ہے مدد کرنا ریسرچ کہ مطابق کہا جاتا ہے جب آپ کسی کی مدد کرتے ہیں تو آپ بالکل وہی خوشی محسوس کرتے ہیں جیسے آپ کو آپ کی من پسند چیز ملنے پر ہوتی ہے۔ کہا جاتا ہے ایک ملک کی ترقی اور اسکے باشندوں کا اندازہ انکے جانوروں کے ساتھ سلوک سے لگایا جاسکتا ہے۔ ہماری مدد کیجئے۔

جانور اللہ کی مخلوق ہیں عبادت سے زیادہ ثواب اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے سے ملتا ہے ہم اپنی گاڑیوں یہ تو کور چڑھاتے ہیں گیراج میں رکھتے ہیں لیکن ہمارے کتے یوں ہی لان میں دھوپ میں بندھے رہتے ہیں۔ آج کل کچھ لوگوں نے ظلم کی انتہا کی ہوئی ہے۔ جانوروں کو دوکان بنایا ہوا ہے صبح لے کر نکلتے ہیں گدھے کو اتنا بھاری سامان لادھ کر جو سبزیاں یا پھل بیچتے ہوتے ہیں وہ اس گدھا گاڑی پر سجا کر شام گئے تک وہیں کھڑا کر دیتے ہیں اور حد یہ خود بھی گدھا گاڑی کی ٹرائی پہ بیٹھ جاتے ہیں ایک دو نت آیا وہیں بیٹھ گیا اس گدھے کو جب تک سامان بکنا نہیں وہیں کھڑا رکھنا ہے یہ ظلم نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

جب آپ کتے کو پتھر مارتے ہیں تو وہ بے زبان جانور چیخ کر بھونکتا نہیں ہے اگر آپ اسکی آنکھوں میں دیکھے اسکے درد کو سمجھیں تو آپ کو پتہ چلے۔ وہ آپ سے رحم کی بھیک مانگ رہا ہے وہ آپ سے کہنا چاہتا ہے اگر کھانا نہیں دے سکتے تو پتھر کیوں مارتے ہو وہ پوچھنا چاہتے ہیں تین کا وقت کا پیٹ بھر کہ کھانا کھانے والو۔۔۔ ساری رات آرام سے سونے والو کیا تمہارے دکھ ہم سے بھی بڑے ہیں۔

پتھر مار کر ہمارے سر پھوڑ دیئے جاتے ہیں۔ ہمارے بچوں کو جس کا دل چاہتا ہے لات مار چل پڑتا ہے۔ ہم تو کسی کی نیکی نہیں بولتے ہم کتوں کو اگر کوئی ایک دفعہ کھانا کھلا دے سات سال تک ہم وہ نیک شخص نہیں بولتے اس کا چہرہ درکھتے ہیں۔ اگر ہمارا رنگ نسل اچھا ہو تو ہمیں کچھ لوگ گاڑیوں میں ڈالتے ہیں تو کسی عالیشان گھر میں بڑی قیمت لے کر بیچ دیتے ہیں انکے بچے دو دن تو ہمیں خوب کھانا کھلاتے ہیں لیکن بعد میں پوچھتے بھی نہیں۔ کچھ بچے تو ہمارے اوپر ہی بیٹھ جاتے ہیں ہمارے کان کھینچتے ہیں بہت درد ہوتا ہے۔

میری بھی سنئے۔ میں بھی آپ سے کچھ کہنا چاہتی ہوں آپ نے اپنے لئے تو بڑی سہولتیں پیدا کر لی ہیں۔ نہیں ہمارا تو سہولتوں پر کوئی حق ہی نہیں ہے ہم تو جانور ہے یہ جانتے ہیں نہ آپ ایک ماں کو اپنے بچے سے کتنی محبت ہوتی ہے میں چاہیے گائے ہوں یا بھینس۔۔۔ مت بولنے میں بھی ایک ماں ہوں ہاتھ جوڑ کر التجا کرتی ہوں میرے بچوں کو میرے سامنے قربان مت کیا کریں۔ میں جانتی ہوں یہ سنت ابراہیمی ہے جب تم مسلمان لوگ کہتے

ہونہ عیدالضحیٰ آنے والی ہے۔ میں بہت زیادہ خوش ہوتی ہوں دعائیں مانگتی ہوں کہ اس دفعہ قربانی کیلئے میں چنی جاؤں میرے بچے بھی بہت پر جوش ہوتے ہیں۔ میرے لئے تو وہ بچے ہی ہیں چاہیے وہ قربانی کی عمر کو پہنچ بھی گئے ہوں مجھے یہ دکھ نہیں ہے کہ میرے بچے کیوں قربان کئے جاتے ہیں یا میری دوسری ساتھی مجھ سے دور چلی جائیں گی۔ میں تو فخر کرتی ہوں جب میری کوئی دوست یا میرا بچہ قربانی کیلئے پسند کیا جاتا ہے۔ دکھ صرف اس بات کا ہے کہ ہمارے سامنے چھریاں مت تیز کیا کریں ہمارے سامنے ہمارے دوستوں کو قربان مت کیا کریں کچھلی بار میری اور میرے دوست کہ بچے کے سامنے اسکی ماں کو قربان کیا جا رہا تھا۔ آپ لوگ نہیں جانتے وہ کیا وقت تھا۔

ایک بچے کے سامنے اسکی ماں کو قربان کیا جا رہا تھا۔ میں نے اسے سمجھایا کہ یہ سنت ابراہیمی ہے تمہاری ماں قسمت والی ہے تو جانتے ہیں اس نے کیا کیا؟ اس نے کہا سنت ابراہیمی ہے میں مانتا ہوں۔ لیکن ہمارے حضور نے بھی تو کیا ہے نہ ہمارے سامنے ہمارے ساتھیوں کو قربان مت کیا کرو کیا یہ لوگ اپنے آقا ﷺ کی بات نہیں مانتے میں خاموش ہو گئی تھی کیونکہ میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔ لیکن آج میں خاموش نہیں رہوں گی آج میں بات کروں گی اپنے حق کیلئے اپنے ساتھیوں کے حق کیلئے آج میری دوست کو قربانی کیلئے لے جایا جا رہا تھا تو ذبح کرتے وقت گرانے کیلئے ان لوگوں نے اسے دو، تین گولیاں ماری اور پھر ذبح کیا۔ یہ ایک ٹرینڈ بن گیا ہے اب میں اس بات کو لیکر بہت دکھی ہوں اب مولانا الیاس قادری نے ایک سنتوں بھرے اجتماع میں اس ٹرینڈ کو روکنے کیلئے ایک نہایت ہی دل کو چھو لینے والی تقریر کی جسکی وجہ سے الحمد للہ اب ہمیں ذبح کرنے کیلئے گراتے وقت گولیاں نہیں چلائی جاتی۔

مجھے تو شاید آپ روزانہ ہی دیکھتے ہیں کبھی اپنے چھت پر گلیوں میں گھر کہ اندر یا باہر بلی نام ہے میرا مجھے پیار سے مانو بھی کہا جاتا ہے میں بھی بہت دکھی تھی بالکل اپنے دوسرے ساتھی گائے اور کتے کی طرح۔ لیکن ایک دن میں بہت حیران ہوئی کہ ایک لڑکی جس کا نام عائشہ چند دیگر ہماری مدد کو آنے لگی۔ اس لڑکی نے آس پاس سے سارے جانور اکٹھے کرنے شروع کئے انہیں اچھی جگہ پر رکھا اور کھانا بھی کھلایا۔ میں بہت خوش ہوئی کہ ہمارے لئے بھی کوئی کام کر رہا ہے۔ اور ایک دن میں یونہی بھوک کہ مارے اپنے گھر سے نکلی۔ میرا گھر کیا تھا ایک گلی میں کوڑے کہ ڈھیر پہ پڑا ایک خالی ڈبہ۔ چھوڑیں ان باتوں کو یہ تو پریشانی سے بھرا ماضی ہے۔ ہاں تو میں کھانے کی تلاش میں گھر سے نکلی آس پاس بہت گوشت اور دودھ کی بہت ساری دوکانیں تھیں لیکن کسی نے بھی مجھے کھانے کو کچھ بھی نہیں دیا اگر کوئی ایک بھی گوشت کا ایک ٹکڑا دے دیتا تو میری بھوک میں کمی ہو جاتی۔ ایک دوکان والا آدمی شاید کہیں دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔ میں نے سوچا اچھا موقع ہے ایک ٹکڑا اٹھا لیتی ہوں مگر اس نے مجھے گوشت کا ٹکڑا اٹھاتے ہوئے دیکھا لیا تھا پاس پڑا ایک پتھر اس نے میرے سر پر دے مارا دوسرا پتھر بھی مارنے ہی والا تھا کہ میں وہاں سے بھاگ نکلی میرے سر سے خون نکل رہا تھا اور میں آنکھیں بند کر کے بھاگ رہی تھی کہ اچانک ہی میں نے محسوس کیا کہ

میں زمین سے تقریباً 3/4 فٹ کی بلندی پر ہوں میں نے آنکھیں کھول کر دیکھا کہ میری ٹانگیں ہوا میں چل رہی ہیں اور میں ایک لڑکی کہ ہاتھوں میں تھی اس نے مجھے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھالیا تو تھوڑی ہی دیر بعد گاڑی ایک بہت اچھی جگہ رکی عائشہ چندریگر فاؤنڈیشن انٹیمیل ریسکیو یہ نام اس جگہ پر جگمگا رہا تھا پھر اس لڑکی نے میری مرہم پٹی کی اور مجھے کھانے کیلئے دودھ اور گوشت دیا آہستہ آہستہ میری حالت بہتر ہوتی گئی اور اب میں بالکل ٹھیک ہوں یہاں بہت سارے جانور رہتے ہیں ہماری محسن عائشہ چندریگر بہت اچھی ہیں انہوں نے میرے علاوہ تقریباً 5,000 سے زائد جانوروں کو تحفظ دیا تھا۔ لیکن یہ تو بہت پہلے کی بات ہے اب تو یہ پاکستان کی سب سے بڑی ریسکیو سروس ہے۔ 5,000 سے زیادہ جانوروں کو ریسکیو کر چکی ہیں اب تو 6 سال سے زیادہ وقت گزر چکا ہے اب ہم کافی تحفظ میں ہیں مجھے بہت امید ہے کہ میرے دوسرے ساتھی بھی بہت جلد خوش نظر آئیں گے۔ کیونکہ یہ فاؤنڈیشن نہ صرف بلیوں اور کتوں بلکہ دوسرے جانوروں کو تحفظ کیلئے بھی کام کر رہی ہے اور جانوروں پر ظلم پر بھی کافی حد تک قابو پالیا گیا ہے۔

حناباجی مجھ سے بہت پیار کرتی ہیں آپ کو پتہ ہے اگر حناباجی نا ہوتی تو میں پیغام محان کتاب کا حصہ نہ ہوتی میں بھی دوسری بلیوں کی طرح گاڑی کے نیچے آجاتی یا تو مر جاتی یا پھر ہمیشہ کیلئے معذوری میرا مقدر ہوتی میرے علاوہ حناباجی نے اور بلیوں کی بھی بہت مدد کی ہے دو کی کہانی میں آپکو سناؤں گی سن کر آپ بھی حناباجی کہ فین ہو جائیں گے۔

حناشاہ پورے لاہور کی گلیوں میں سرکوں میں موجود وہ ساری بلیاں جو بھوک کہ مارے مرنے کے قریب ہوتی ہیں یا زخمی اور بیمار ہوتی ہیں ان کا علاج کرواتی ہیں انکی ویکسینز کرواتی ہیں یہاں تقریباً میرے ساتھ سو (100) سے زائد بلیاں رہتی ہیں ہمارا آپس میں بہت پیار ہے حناباجی سب سے بہت پیار کرتی ہیں۔ ہمیں وقت پر کھانا دیتی ہیں اگر کوئی بلی بیمار ہو جائے تو اسے ہسپتال لے کر جاتی ہیں ہمارے ساتھ کھلتی بھی ہیں مجھے یہاں کا ماحول بہت پسند ہے کیونکہ یہاں بہت زیادہ صفائی بھی ہے۔

ورنہ جہاں ہم پہلے رہتی تھی بہت گندگی تھی کوڑے سے کھانا تلاش کر کے کھاتی تھی اب ہم روزانہ گوشت اور دودھ بھی پیتی ہیں۔ ایئر کنڈیشنڈ روم ہے ذرا بھی گرمی محسوس نہیں ہوتی۔ ذرائی فروٹ بھی ملتے ہیں مجھے یہاں بہت مزہ آتا ہے۔ اتنی زیادہ میری دوستیں ہیں۔ ہم ساتھ میں کھیتے ہیں یہ سب حناباجی کی وجہ سے ہی ہے۔ حناباجی جن بلیوں کے آنکھوں، ناک، کان، اگلی، ٹانگیں، نہیں ہوتی انہیں بھی Helpout کرتی ہیں۔ 6 سال پہلے حناباجی نے ایک بلی کو بچایا تھا پھر آہستہ آہستہ یہ کام مزید بڑھ گیا اس کام میں حناباجی کہ ابو نے انکی مدد کی کیونکہ ہر مہینے ہم پر دو سے ڈھائی لاکھ روپے کا خرچہ آجاتا ہے حناباجی کہ ابو ہی کی وجہ سے ہم (100) سو سے زیادہ بلیاں اچھی جگہ رہ رہیں باقی ہم بیمار ہو جاتی ہیں یا کھانا پینا، دوائیاں وغیرہ کچھ لوگ ہیں جو مدد کر دیتے ہیں لیکن زیادہ حناباجی کہ ابو

کرتے ہیں۔

میرا ایک دوست ہے جس کا نام ایوا ہے۔ اسکی ایکنڈنٹ کی وجہ سے پچھلی دونوں ٹانگیں ڈس اپبل ہو چکی ہیں۔ جب وہ ہمارے پاس لائی گئی تو وہ بہت زخمی حالت میں تھی صنا باجی اسے ہسپتال لے کر گئیں تو ڈاکٹرز نے کہا اسے زہر کا ٹیکہ لگا دیتے ہیں۔ لیکن صنا باجی نے اسکا علاج کروایا اور وہ اب بہت زیادہ ٹھیک ہے پچھلی ٹانگوں سے چل تو نہیں پاتی لیکن کھلیتی کودتی ہے بہت انجوائے کرتی ہے۔ تب تو ایوا

ایک مہینے کی تھی اب تین سال کی ہے۔ لیکن بہت خوش ہے وہ بھی میری طرح صنا باجی کو بہت پیار کرتی ہے ایک اور میری دوست ہے جس کا نام سائیجی ہے۔ اسے کرنٹ لگا تو اسکی حالت بہت خراب ہو گئی جسکی وجہ سے اسکی ایک ٹانگ اور کان کا ٹنا، جلنے کی وجہ سے سرجری ہوئی سرجری میں اسکا کان اور ٹانگ کا ٹنا پڑا۔ اسے ٹھیک ہونے میں 2/3 مہینے لگے اب تو اسے میرا ساتھ رہتے ہوئے 2 سال ہو گئے ہیں۔

صنا باجی ہمیشہ کہتی ہیں اگر آپ سچ میں جانوروں کی مدد کرنا چاہتے ہیں تو آس پاس کے جانوروں کی مدد کرنا شروع کریں اگر کوئی بیمار بلی ہے کوئی اور جانور ہے اسکا علاج کروائیں اور بے شک اسے واپس چھوڑ دیں ارد گرد کہتے ، بلیوں کو کھانا دالیں تاکہ کم سے کم لوگوں پر یہ برڈن آئے کہ انہیں ان جانوروں کو گھر میں لینکر جانا پڑے۔ دوسرے لوگوں کی نسبت جو چیز ہم پاکستانیوں کو سب سے مختلف بناتی ہے۔ وہ ہے ہمارا احساس کرنے والہ درد مند دل۔ شاید میں سدرہ اقبال کہے ہوئے جیسے کو تنا سچ نہ سمجھتی۔ اگر میں ان لوگوں کی خدمات سے

ناواقف ہوتی جن سے میں آپ کو اس کتاب میں متعارف کرواؤں گی۔ آپ کو یہ جملہ بالکل سچ محسوس ہوگا۔

آج کل کہ اس دور میں جب ایک انسان دوسرے انسان کی مدد نہیں کر رہا۔ اسے پوچھ نہیں رہا۔ وہیں کچھ لوگ بھی موجود ہیں جو نہ صرف انسانوں بلکہ بے زبان حیوانوں کا بھی درد محسوس کرتے ہیں۔ انہیں رحم کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور محبت کے ساتھ انکی دیکھ بھا کرتے ہیں۔

سیوی سٹریز (Save the Strays)

ایک ایسا ادارہ جو گلی کہ بے سہارا جانوروں کو پناہ دیتا ہے۔ اب تک سو سے زائد جانور سائقہ کے بنائے ہوئے اس ادارے میں پناہ لے چکے ہیں۔ سائقہ کہ بچپن سے ہی انکے گھر جانور ہوتے تھے کیونکہ انکی امی بھی جانوروں کو تحفظ فراہم کرتی تھیں۔ آس پاس کے لوگ اپنے جانور انکے گھر چھوڑ جایا کرتے تھے۔ چھوٹے چھوٹے کتے کہ بچے انکی امی اٹھا کر گھر لے آتیں جب وہ بڑا ہو جاتا یا اس قابل ہو جاتا کہ وہ خود کھانا تلاش کر سکتا ہے تو اسے چھوڑ دیتی تھی۔ پھر سائقہ نے خود سے ریسکیو کرنا شروع کیا تقریباً پندرہ سال پہلے اور اب وہ سینکڑوں بے زبان جانداروں کی جان بچا چکی ہیں۔ گلیوں سے بیمار کتے، بلیاں ڈاکٹرز کسے پاس لے جا کر ان کا علاج کرواتی ہیں۔

زیادہ تر جانوروں کو ہٹ کر کہ گزر جایا جاتا ہے جس سے اکثر وہ ہوتے ہیں۔ کرنٹ لگنے کی وجہ سے جسم کا کوئی حصہ

جلا ہوا ہوتا ہے۔ تو صاف تھ

ان جانوروں کی سرجری کرواتی ہیں۔ آپریشن کرواتی ہیں تاکہ ان کا علاج کیا جاسکے اور یہ جانور صحت مند زندگی گزار سکیں۔

ساقہ جانوروں کی پاپولیشن کو کنٹرول کرنا چاہتی ہیں ان کا کہنا ہے اس نفس لفسی کہ عالم میں ہم انسان دوسرے انسان کو توجہ نہیں دے رہے

انہیں حقوق نہیں دے رہے جانور کو دور کی بات ہیں 1875ء کا کوئی رول بنا ہوا ہے جانوروں کہ بارے میں جو کہ انگلت یزوں کہ وقت کا ہے۔ ابھی تک وہی چل رہا ہے۔ وجہ یہی ہے کہ انسانوں کو حقوق نہیں مل رہے تو جانوروں کو کہاں ملیں گیں۔ لیکن الحمد للہ مجھے بہت خوشی

محسوس ہوتی ہے کہ بیماری پاکستان عوام / یوتھ نہ صرف انسانوں کہ حاقوق بلکہ معصوم اور بے زبان جانوروں کہ حاقوق کے لیے کسی نہ کسی طرح بہت اچھا کام کر رہی ہے جو واقعی میں سراہنے کہ قابل ہے۔ جس طرح سب آرگنائزیشن، فاؤنڈیشن، ریسکیو سروسز انسانوں کہ ساتھ ساتھ جانوروں کہ حاقوق کے لیے کام کر رہی ہیں امید ہے بہت جلد جانوروں کے لیے قانون پاس ہوگا۔

معاشرے میں جو لوگ جانوروں کا درد محسوس کرتے ہیں وہی انسانوں کا درد محسوس کر سکتے ہیں۔

یونائیٹڈ سٹریٹس میبل ریسکیو:-

ایک ایسا ادارہ ہے جو ہر قسم کہ جانداروں کا خیال رکھتا ہے۔ اس ادارے کی ٹیم باہر سڑکوں سے جانور اٹھا کر لاتی ہے ان کا علاج کرواتی ہے۔ جن گدھوں کہ مالک انہیں بوڑھا ہو جانے پر چھوڑ دیتے ہیں کہ اب یہ بوجھ نہیں اٹھا سکتے تو جو جانور بجلی کا کرنٹ لگنے کی وجہ سے جل جاتے ہیں۔ ایکسیڈنٹ ہو جاتا ہے بوڑھے ہو جانے کی وجہ سے انکے مالک انہیں گھر سے نکال دیتے ہیں یہ ٹیم انہیں پناہ دیتی ہے کھانا وقت پر دیتی ہے بیمار جانوروں کا علاج بھی کرواتی ہے۔ اگر جزی دیکھا جائے تو ہمارا دین بھی یہی کہتا ہے کہ اللہ کی مخلوق کا خیال رکھنا ہے جان بوجھ کر یا انجانے میں کبھی کسی کو تکلیف نہیں دینی۔ اپنے سے کم تر کو حقیر نہیں جاننا۔ سب سے حسن سلوک سے پیش آنا ہے۔ ہمارا فرض بنتا ہے کہ اپنے ارد گرد دیکھیں کہیں کوئی بھوکا تو نہیں سورا کسی کہ پاس کپڑے ہیں یا نہیں دیگر ضروریات کس طرح سے پوری ہو رہی ہیں لیکن اسی طریقے سے ہمارا یہ وہ کس طرح سے رہ رہے ہیں۔ انہیں کھانا مل رہا ہے یا نہیں۔ اب ہمارے پاکستان میں الحمد للہ بہت زیادہ شیلٹر بن چکے ہیں۔

ریسکیو ٹیمز ہیں جو مکمل طور پر ان کا خیال رکھتی ہیں۔ بے سہارا جانوروں کو پناہ دیتی ہیں۔ مگر ہمیں چاہیے ہم زیادہ سے زیادہ جانوروں کا

خیال رکھیں انہیں دو وقت کا کھانا کھلا دیں۔ اس سے جانور اپنی آزادی نہیں کھوئیں گے۔

ہمیں اپنے جانوروں کا خیال رکھنا ہے ان سے محبت کرنی ہے۔ تاکہ یہ ہمارے لئے بھی وسیلہ نجات بن سکیں۔ ایک روایت میں ہے کہ

حضور ﷺ نے فرمایا ایک شخص تھا وہ بہت ہی زیادہ گنگا تھا۔ ایک دفعہ وہ کہیں جا رہا تھا تو راستے میں اسے پیاس لگی اس نے پانی پیا۔

ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ ایک کتا ہے جو گیلی مٹی کھا رہا ہے اس شخص نے اپنا موزہ اتار اس میں پانی بھرا اور کتے کو پانی پلا دیا یہاں تک کہ وہ سیر ہو گیا۔ جب وہ شخص فوت ہوا لوگوں نے اسے خواب میں اچھی حالت میں دیکھ کر اس کا عمل پوچھا تو اس نے کہا۔ میں بہت گناہ گار تھا لیکن میں نے کسی کتے کو پانی پلا یا تھا جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے میرے تمام گناہ معاف فرمادیے میرے درجات بلند کئے اور مجھ جنت میں اعلیٰ مقام عطا کیا میری مغفرت فرما دی۔ ہمیں اپنے بچوں کو نیچر سے پیار کرنا سکھانا ہے اور نیچر میں جانور بھی شامل ہیں۔ کچھ ماں باپ

بہت غلط کرتے ہیں انکے سامنے کسی کتے کی دم کھینچ رہیں ہیں۔ چوزے کو ٹینچ کر نیچے پھینک دیتے ہیں مگر انکے ماں باپ بچوں کو کچھ نہیں کہتے۔ یہ ظلم صرف جانوروں کے ساتھ غلط نہیں ہے بلکہ بچوں کے لیے بھی یہ غلط ہے۔ نہیں یہ بچوں کے ساتھ غلط نہیں۔ ظلم ہے۔

کیونکہ اگر ماں باپ انہیں منع نہیں کریں گے تو وہ انسانوں کے ساتھ بھی ویسا ہی سلوک کریں گے۔ پہلے وہ اپنے سے چھوٹے بچوں کو تنگ کریں گے پھر اپنے ہم عمر بچوں کو تنگ کرنے مارنے پیٹنے سے دریغ نہیں کریں گے آیت آیت اپنے سے بڑوں کو تنگ کرنے ان سے بدتمیزی کرنے میں کوئی عادمحسوس نہیں کریں گے۔ اس لئے ہمیں چاہیے ہم نہ صرف خود بلکہ اپنے بچوں کو بھی یہ ترغیب دلائیں کہ جانوروں سے محبت کرنی ہے۔ انہیں جانوروں سے پیار کرنا سکھائیں۔ انہیں بتائیے۔ کس طرح جانداروں کا خیال رکھا جاتا ہے۔

ایٹیمیلز ورلڈ پیٹ کلینک بھی ایسا ہی ادارہ ہے۔ جہاں جانوروں کا محبت سے علاج کیا جاتا ہے۔ حمزہ اسلم، مبین اسلم یہ دونوں بہن بھائی جانوروں کو صرف دوائی اور کھانا ہی نہیں محبت بھی دیتے ہیں۔ ایک جانور کہ دل میں انسان کے لیے اتنا یہ پیار ہوتا ہے جتنا ایک انسان کا دوسرے انسان کہ دل میں ہوتا ہے۔ بلکہ کئی دفعہ جانور آپ کو تنہا پیا ردیتے ہیں کہ آپ کو وہ پیار اپنے بارے میں کسی انسان میں نظر نہیں آتا ہمیں نہیں پتہ کہ ایٹیمیل کئے کیا رائٹس ہیں؟ کیا ایٹیمیل کی نیڈز ہیں؟

لیکن یہ دونوں بہن بھائی نہ صرف انکے رائٹس اور انکی نیڈز کو سمجھتے ہیں۔ بلکہ انہیں ایسا ماحول بھی فراہم کرتے ہیں۔ ان دونوں بہن بھائی کا خواب ہے ایٹیمیل سیو کرنا اور ان کا خواب بہت زیادہ حد تک پورا بھی ہو رہا ہے کیونکہ ان کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سارے ادارے کام کر رہے ہیں۔ انہیں ایٹیمیل سیو کرتے ہوئے دس سال سے زائد عرصہ گزر چکا ہے۔ سب کو نہیں پتہ ہوتا کہ ان جانوروں کا خیال کیسے رکھتے ہیں؟ اسی لیے جب بھی کوئی ان سے ملی،

کتا، خریدتا ہے تو پہلے یہ اسے سارا طریقہ سمجھاتے ہیں کہ کب انہیں کھانا کھلانا ہے ان کے سونے کا وقت نہانے کا وقت وغیرہ اور دیگر ضروریات بھی بتاتے ہیں تاکہ جانور کو کسی بھی پریشانی کا سامنہ نہ کرنا پڑے۔ حمزہ اسلم کا کہنا ہے کہ پالتو جانوروں کی دیکھ بھال کرنے والے انسانوں کے پاس ہی تو اصل دل ہوتا ہے۔ مبین اسلم کہتی ہیں والدین ک ارشتہ محبت اور احترام والا ہو تو زندگی بہت ہی خوبصورت ہے۔ ہمیں ان کے جذبے پر فخر ہے ان کا کام سچ میں قابل خراج تحسین ہے اور ہماری دعا ہے کہ یہ دونوں بھی یونہی ملک و قوم کی خدمت کرتے رہیں اور پاکستان سے اس طرح کہ مسائل حل کرنے میں مدد دیتے رہیں۔

یوں ہی شاعر نے نہیں کہا:-

ذرا نم ہو تو یہ مٹی بڑی زرخیز ہے ساقی

عائشہ چندر گمک فاؤنڈیشن انیمل ریسکیو

(پیغام)

جانوروں کو سمجھیں

۱۔ شور مت مچائیں۔

جانوروں کے کان چھوٹے اور حساس ہوتے ہیں زوردار آواز انہیں نہ صرف سہا دیتی ہے بلکہ نقصان بھی پہنچا سکتی ہے۔

۲۔ انہیں جگ نہ کریں۔

ان کو سوتے یا کھاتے وقت تنگ نہ کریں۔

۳۔ غور کیجئے۔

کبھی کسی جانور کو پتھر، اینٹھ یا لات سے مت مارئے۔

۴۔ سب کی عزت کیجئے۔

جانور بھی انسانوں کی طرح سب محسوس کرتے ہیں ان کے لیے کھانا یا کچھ پانی (دودھ، گوشت، روٹی) باہر چھوڑ دیا کریں۔

اور ان کے ساتھ وہی برتاؤ رکھیں۔ جو اپنے ساتھ چاہتے ہیں۔

عائشہ چندر گمک

عائشہ چندر گمک فاؤنڈیشن کے بارے میں بھی آپ پڑھ چکے ہیں اور اس فاؤنڈیشن کا مقصد، پیغام بھی جان چکے ہیں۔ آئیے اب اس

فاؤنڈیشن کی بنیاد رکھنے والی بہت ہی دردمند دل رکھنے والی لڑکی عائشہ کو جانتے ہیں۔ آج آپ ایسی شخصیت سے

ملنے والے ہیں جنہوں نے اپنی ساری زندگی جانوروں کی خدمت میں صرف کر ہوئی ہے۔ اب تک نانے کتنی بے زبان زندگیوں کو بچا چکی ہیں۔ ان کا بھی بچپن سے ہی جانوروں کے ساتھ دلی لگاؤ تھا اور اب الحمد للہ عائشہ کے پاس ایک مکمل ٹیم ہے جو ان کے ساتھ مل کر ان کا مقصد پائیہ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کر رہی ہے۔ عائشہ 30 ستمبر 1987 کو پیدا ہوئیں محافت میں ماسٹر کرنے کے بعد انہوں نے بچپن کے خواب کو پورا کرنے کا سوچا ان کے والد نے ان کا حوصلہ بڑھایا اور خواب پور کرنے میں بھرپور ساتھ دیا۔ اور آج (ایس ایف) پاکستان کی گلیوں اور گھر کتوں بلیوں اور مختلف جانوروں کے لیے پاکستان کا پہلا اور سب سے بڑی جانوروں کی فاؤنڈیشن ہے۔ عائشہ چندریگر برٹس ایسوسی ایشن برائے کونسلنگ اور سائیکو تھراپی کے ساتھ ساتھ لائسنس یافتہ سائیکو تھراپسٹ ہیں۔ انہوں نے ڈبلیو ڈبلیو ایف پاکستان (WWEP) کے زیر اہتمام گرین انویشن چیلنج جیتا اور ملک کا نام روشن کیا۔ عائشہ چندریگر نے کچھ عرصہ پہلے ہی ایک قوم ایک آواز ایوارڈ بھی اپنے نام کیا۔ 2020 میں فیس بک پیڈ کوارٹرز نے عائشہ چندریگر کو برصغیر کی موسٹ آئی کوٹک وومن کا ٹائٹل دیا۔ بے زبان جانوروں کے حقوق کیلئے کام کرنے والی عائشہ چندریگر پاکستانیوں کے دلوں کی دھڑکن ہیں پچھلے آٹھ سے زائد سال سے (ACF) اب سات ہزار بے زبان جانوروں کیلئے پناگاہ بن چکا ہے۔ آپ کی پوری ٹیم دن رات بڑی محنت سے کام کر رہی ہے جانوروں کی مرہم پٹی کر کے انکے زخم بھرتی ہے اور انہیں اپنی زندگی بھر پور طریقے سے گزارنے میں مدد دیتی ہے۔

جانوروں کے ساتھ محبت کرنے سے زندگی میں بہت بدلاؤ آتا ہے بہت زیادہ بہتری آ جاتی ہے ایسی ہی ایک زندگی بدل دینے والی سچی کہانی جو (ACF) ہی کی ٹیمی کی خاتون کی ہے آپ کو سناؤں گی اور مجھے یقین ہے اسے سننے کے بعد آپ بھی جانوروں کے قریب ہو جائیں گے۔ ان سے محبت کرنے لگ جائیں گئیں۔

عائشہ بتا رہی تھیں جب وہ تھراپسٹ تھی تو ایک خاتون انکے پاس آئیں۔ وہ خاتون تقریباً سات سال سے ڈپریشن کا شکار تھیں کیونکہ انکے شوہر نے انکے اوپر چار بوتلیں ایسڈ کی گرا دی تھیں جو انکے سر کے اوپر گر گئیں تھیں۔

جسکی وجہ سے ان خاتون کا اندر سے سب کچھ میلٹ ہو گیا تھا۔ ایک آنکھ اور کان نہیں تھا سر کے بال بھی نہیں تھے۔ عائشہ نے ان سے کہا کہ آپ میری فاؤنڈیشن میں ہمارے ساتھ کام کریں۔ انہیں جانور بالکل بھی پسند نہیں تھے۔ لیکن وہ عائشہ کے اصرار پر مان گئیں اور کام کرنے کو راضی ہو گئیں کیونکہ عائشہ نے ان سے کہا تھا کہ آپ بیسک چیزیں کر لیں کلینک کر لیں انٹیملز کے ساتھ کام نہ کریں۔

تین مہینوں میں وہ اتنی چلیج تھی کہ انہوں نے ACF ٹیم کی شرٹ پہنی کیپ اور جانوروں کے ساتھ کام کر رہی تھیں۔ عائشہ بتا رہی تھی کہ جب میں نے انہیں دیکھا تو پوچھا یہ چیلنج کیسے آیا؟

تو ان خاتون نے جواب دیا کہ انٹیملز جج نہیں کرتے تو انہوں نے مجھے جج نہیں کیا۔ جب میں یہاں

آئیں تھی تو ان جانوروں نے مجھے ایسے نہیں دیکھا۔ جیسے لوگ دیکھتے ہیں انہوں نے مجھے میری اصلیت دکھائی ہے کہ میں وہ نہیں ہوں جو مجھے لوگ سمجھتے ہیں مجھے اب یاد آیا ہے کہ میں کوہوں۔۔۔ اب میں نے خود کو پہچانا ہے۔
عائشہ چندریگر کا کہنا ہے کہ جو ظلم ہوتا ہے روڈ پر جانوروں کو ساتھ بہت کم لوگوں کو اسکی رویز نہیں ہے ہمیں ان لوگوں کو اس بارے میں اور نہیں دینی ہوگی اور میں جانوروں کے حقوق کا تحفظ کر کے معاشرے کو ہمدرد اور مخلص بنانا چاہتی ہوں۔

ہمیں ایک رحم دل پاکستان کی ضرورت ہے اور میں اس پہ کام کر رہی ہوں۔

میں مکمل یقین کہ ساتھ کہ رہی ہوں کہ ایک دن ضرور ہمارا یہ مسئلہ بھی حل ہو جائے گا۔ جانوروں کے حقوق کا آئین پاس ہوگا۔ اور بہت جلد ہمارا یہ خواب بھی پورا ہو جائے گا کہ جانوروں کو حقوق ملیں آئین پاس ہو۔ عزیزہ خان یہ بھی جانوروں سے محبت کرنے والی لڑکی ہیں کیونکہ انہوں نے بچپن سے ہی یہی دیکھا ہے۔ انکے ماں باپ بھی جانوروں کو ریسکیو کرتے ہیں اب تو سارا کام عزیزہ نے ہی سنبھالا ہوا ہے۔ لیکن عزیزہ کی فیملی بھی بہت اچھی ہے عزیزہ کچھ بلایاں اور کتے اپنے گھر والوں کے ساتھ بانٹے ہوئے ہیں کہ انہیں کھانا دینا، نہلانا وغیرہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بانٹا ہوا ہے لیکن زخمیوں کو کلیئنگ پر لیکر جانا، کھانا باہر سے لیکر آنا سب ذمہ داری عزیزہ کی ہے۔

عزیزہ اب تک 15,00 سے زائد جانوروں کو ریسکیو کر چکی ہیں جسکی وجہ سے ان کا سولہ 16 مرلے کا گھر جانوروں سے بھر چکا ہے اور ان کا اور انکی فیملی کا رہنا ذرا مشکل ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے جانوروں کیلئے زمین خریدی ہے اور شیلٹر بنوا رہی ہیں کچھ جانور وہاں شفٹ ہو چکے ہیں لیکن اب بھی 38 سے زیادہ بلایاں اور 15 کتے انکے پاس اس وقت اپنے گھر میں موجود ہیں۔ دس سال سے عزیزہ جانوروں کو ریسکیو کر رہی ہیں اور زیادہ تر کیمرز میں جانوروں کو سڑک پر گاڑیاں ہٹ کر کہ چلی جاتی ہیں برائے مہربانی آپ لوگوں سے ہاتھ جوڑ کر التجا ہے کہ اگر کوئی جانور گزر رہا ہے تو اسے گزرنے دیجئے یوں کچل مت دیجئے یا پھر کم از کم کچلے ہوئے جانور کو اٹھا کر سائیڈ پر کر دیں تاکہ اس بے چارے جانور کا جسم یونہی سڑک پر مٹی دھول نہ بن جائے۔۔۔ ہو سکے تو اپنے نہایت قیمتی وقت سے پانچ منٹ نکال کر کئی گڑھے میں ڈال دیں۔ پہلے تو کوشش کریں کہ آپ انہیں گزرنے دیجئے اگر غلطی سے ایسا ہو جاتا ہے تو برائے مہربانی اسے سائیڈ پر کر دیں۔ عزیزہ بتا رہی تھی کہ لوگ جانتے ہیں کہ یہ گھر جانوروں کی دیکھ بھال کرتا ہے تو لوگ میرے گھر کے دروازے سے جانور پھینک دیتے ہیں دیوار سے نیچے انکے گھر کے اندر پھینک کر چلے جاتے ہیں۔ جس میں بلایاں اور انکے چھوٹے بچے بھی شامل ہوتے ہیں تو انکے لان میں کتے ہوتے ہیں اور کچھ آوارہ بھی ہوتے ہیں جسکی وجہ سے عزیزہ بہت خیال رکھتی ہیں کہ کہیں ان کتوں کے ہاتھ بلی کا بچہ نہ لگ جائے لیکن اگر عزیزہ اس وقت لان میں موجود نہیں ہیں تو پھر اس بیچارے بلی کا کام تمام ہو چکا ہوتا ہے۔ برائے مہربانی جانوروں کا خیال رکھا کریں ان سے دعا لیا کریں اب عزیزہ ہی کو دیکھ لیجئے۔ یہ جب بھی اپنے جانوروں کا کھانا لینے

جاتی ہیں ساتھ میں کچھ زیادہ کھانا لے آتی ہیں وہ کھانا راستے میں ایک جگہ ڈال دیتی ہیں اور اب جب بھی وہ اس جگہ کھانا ڈالتی ہیں تو 20/25 بلیاں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ کھانا کھانے کیلئے اور عزیزہ تقریباً دس سال سے نہ صرف اپنے گھر میں موجود سیلٹر میں موجود جانوروں کا خیال رکھتی ہیں بلکہ راستے میں آتے ہوئے کسی جگہ پر موجود بلیوں کو کھانا بھی ڈال رہی ہیں اگر کوئی بیمار ہوتی ہے تو اسے دوائیاں وغیرہ دے کر ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہیں زیادہ مسئلہ ہو تو ہسپتال لے کر جاتی ہیں اسکو بھرپور زندگی گزارنے میں مدد دیتی ہیں آپ لوگ بھی ایسا کر سکتے ہیں ضروری نہیں ہے آپ جانوروں کو اپنے گھروں میں لائیں یا انکے لئے شیلٹرز بنوائیں۔ آپ بس اپنے لان میں یا پھر کسی ایسی جگہ جہاں آپ لوگوں کی آمد و رفت کم ہے پانی رکھیں، دانہ ڈالیں گھر کہ باہر گوشت کہ چند ٹکڑے ڈال دیں بچا ہوا کھانا رکھ دیں اور سب سے زیادہ ضروری بات جانوروں کے ساتھ اچھا برتاؤ رکھیں انہیں ماریں مت، سوتے وقت پتھر مت مار دیں۔ مرغوں کو مت مروائیں انکی لڑائیاں مت کروائیں۔ کبوتر کہ پر منہ سے مت کھینچے اگر کسی کو ایسا کرتا ہوا دیکھیں تو اسے منع کیجئے۔ انہیں بتائیے یہ غلط ہے اور ایسا کرنے سے گناہ ہوگا۔ ایک دفعہ ایک صحابی رسول حضرت عمر ابن عاص جنہوں نے مصر کو فاع کیا ہے انہیں فاتح مصر بھی کہا جاتا ہے۔ انہوں نے ایک جگہ اپنے لشکر کے ساتھ قیام کیا جب وہاں کام ختم ہو گیا کسی اور جگہ جانے لگے تو آپ نے سب لوگوں کو حکم دیا کہ اپنا سامان اور خیمے سمیت لیں۔ اب ہم کسی دوسرے شہر جائیں گئیں۔ سب لوگوں نے دیگر سامان اور خیمے سمیت لئے لیکن آپ نے وہیں اپنا خیمہ رہنے دیا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا میں جب سامان سمیٹے اپنے خیمے میں گیا تو وہاں ایک کونے میں ایک کبوتری نے گھونسلہ بنایا ہوا تھا اور اسکے بچے اتنے چھوٹے تھے کہ انکے جسم پر بال بھی نہیں آئے تھے تو میں نے سوچا اگر میں یہاں سے اپنا خیمہ اٹھا لوں گا تو اسے کتنی تکلیف ہوگی ایک تو اس کا گھر بکھر جائے گا دوسرا وہ اپنے بچوں کا خیال کیسے رکھ لے گی اسکے پاس تو گھر بھی نہیں ہوگا۔ بچوں کے ساتھ کہاں رہے گی۔ اور میں خیمے کہ بغیر گزارا کر سکتا ہوں آپ نے اتنا کہا اور سامان پکڑا اور وہاں سے تشریف لے گئے ہمارے بڑے بزرگ جانے میں کیا انجانے میں بھی جانوروں کو تکلیف دینے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔ اسی طرح ایک اور واقعہ مجھے یاد آ رہا ہے کہ ایک بزرگ کپڑا بیچ رہے تھے۔ کوئی گاہک آیا اس نے ایک کپڑے کا تھان پسند کیا اور بتایا کہ مجھے اتنا کپڑا چاہیے۔ بزرگ حضرت نے مطلوبہ کپڑا تار نے کیلئے تھان کھولنے لگے تو نہایت گھبراہٹ کہ عالم میں تھان پکڑا اور ایک طرف کو جانے لگے۔ وہ شخص یہ سب دیکھ رہا تھا تو اس نے سوچا کہ میں انتظار کر لیتا ہوں آئیں گئیں تو پوچھوں گا کہ آپ اتنا گھبرا کیوں گئے تھے؟ جب بزرگ تشریف لائے تو اس شخص نے پوچھا۔ حضرت خیریت تھی آپ بہت پریشان دیکھائی دے رہے تھے آپ نے جواب دیا کہ میں جب کپڑا تھان سے اتارنے لگا تھا تو مجھے کپڑے پر چند کیڑیاں نظر آئیں اور مجھے یاد آیا کہ جب میں کپڑے لینے تھان والے کہ پاس گیا تو وہاں ایک کونے میں چند کیڑیاں نظر آئیں مجھے لیکن جب میں نہ تھان کہ اوپر کیڑیاں دیکھیں تو میں گھبرا گیا کہ میری وجہ سے یہ چند کیڑیاں

اپنے خاندان سے جدا ہو گئیں ہیں کہیں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض نہ ہو جائے۔ ہمیں بھی چاہیے کہ ہم ان تعلیمات پر غور کریں ان پر عمل کریں اور دوسروں کو بھی اسکی ترغیب دلائیں مجھے بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ ہمارے ملک پاکستان میں جانوروں کے حقوق کیلئے اتنی زیادہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں اور ویسے بھی میرے خیال سے تمام پاکستانی ہی جانوروں سے بہت زیادہ پیار کرتے ہیں لیکن جو چند سائل ہیں ہمارے معاشرے میں وہ بھی جلد ختم ہو جائیں گیں۔ ان شاء اللہ اگر میں یہ کتاب لکھ رہی ہوں تو صرف اور صرف اپنے ماں باپ کی وجہ سے کیونکہ انہوں نے مجھ سمیت میرے دیگر بہن بھائیوں کی بھی پرورش اس طریقے سے کی ہے کہ ہمیں لوگوں سے پیار کرنا سکھایا ہے اپنے ملک سے اپنے کچرے اور اپنے لوگوں سے اور ظاہری سی بات ہے کہ اگر میرے دل میں جانوروں کے بارے میں محبت ہے تو صرف اپنے ماں باپ کی وجہ کیونکہ انہوں نے میری پرورش ہی اس طریقے سے کی ہے۔ اس لئے میں اپنے ماں باپ کا بہت زیادہ شکر یہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ آج انکی وجہ سے میں پاکستان کی مہلی کم عمر ترین لڑکی ہوں جس نے جانوروں کے حقوق پر قلم اٹھا چاہیے اور کتاب لکھی ہے آج اگر ردائے نب کو یہ اعزاز ملا ہے تو اپنے والدین کی وجہ سے کیونکہ میں نے سب کچھ اپنے والدین سے سیکھا ہے محبت کرنا بھی میں نے جانوروں سے محبت کرنا بھی اپنے والدین ہی سے سیکھا ہے میری امی سیدہ ام البنین بخاری جب چھوٹی تھیں تب ہی سے انہیں جانوروں سے بہت زیادہ پیار تھا مجھے امی نے ایک دفعہ بتایا تھا کہ جب وہ چھوٹی تھیں تو انہوں نے ایک بطن کا بچہ پالا تھا جسے وہ اپنے ساتھ ہی سلایا کرتی تھیں۔ اور اس بطن کے بچے کی وجہ سے میری امی کہ دل میں جانوروں کے بارے میں محبت پیدا ہونے لگی اور یہی وجہ ہے کہ آج تک میری امی جانوروں کا خیال بہت اچھے طریقے سے رکھتی ہیں جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں نے روزانہ اپنی امی کو جانوروں کو کھانا کھلاتے ہوئے دیکھا ہے۔ میرے ابو جان سید طالب کو بھی جانوروں سے بہت زیادہ انسیت ہے وہ اکثر جانوروں کو گھر لے آتے ہیں لیکن صحت مند ہونے کے بعد اسے آزاد کر دیتے ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ وہ کہیں جا رہے تھے کہ راستے میں انہوں نے ایک بلی دیکھی جو کہ کافی بری حالت میں تھی۔ ابو جان جلدی میں تھے اس لئے خود گھر آ گئے اور میرے بڑے بھائی سید علی رضا کو وہ بلی لینے دوبارہ بھیجا اور جب تک وہ صحت مند نہیں ہوئی خود اس کا خیال رکھتے رہے جب وہ مکمل طور پر صحت مند ہو گئی تو پھر اسے آزاد کر دیا تھا جب میرے بڑے بھائی اسے لائے تھے تو اسکی اتنی بری حالت تھی کہ اسکی ہڈیاں نظر آرہی تھیں کھانا وہ اس طرح سے کھا رہی تھی کہ آج کے بعد اسے کھانا ملنا ہی نہیں ہمارے پاس تھوڑا ہی عرصہ رہنے کے بعد وہ مکمل طور پر صحت مند ہو گئی تھی پھر اسے آزاد کر دیا تھا کیونکہ اب وہ بھرپور طریقے سے زندگی گزار سکتی تھی۔ میں جب بارہ یا تیرہ سال کی تھی تو میں نے ایک کہانی لکھی تھی جو فیملی میگزین میں شائع بھی ہوئی تھی اب میرے پاس وہ میگزین تو نہیں ہے لیکن تین چار سال پرانی میری ڈائری میں وہ تحریر موجود ہے اس کہانی میں میں نے سبق دینے کی کوشش کی ہے آپ بھی پڑھیے۔

روحان کو عقل کیسے آئی؟

روحان بہت ہی اچھا تھا مگر اس کی ایک خامی ساری خوبیوں پر پانی پھیر دیتی تھی وہ خامی یہ تھی کہ وہ آئے دن کبھی چوزے آتا کبھی طوطے اور بلایاں بھی پھر دو دن تو کافی خدمت ہوتی اور تیسرے دن جی چاہا تو دانہ پانی ڈالا نہیں تو اسکی بہن سونیا ڈالتی آج پھر روحان نے سات چوزے لئے تھے ان کا بہت خیال رکھتا تھا لیکن اپنی چھت رپ نہ تو چاول ڈالتا اور نہ ہی پانی رکھتا۔ گرمیوں کہ دن تھے پہلے وہ ہر روز پانی چاول یا پھر روٹی کے ٹکڑے کر کے پھینکتا تھا۔ ایک دن اسکی امی نے پوچھا تو اس نے بتایا کہ ایک دن چوزہ کوالے گیا تھا۔ اس لئے میں نے سوچا نہ دانہ پانی رکھوں گا اور نہ ہی کوئے آئیں گیں مگر امی کوئے ابھی بھی آتے ہیں۔ امی بولیں بیٹا یہ بہت ہی غلط بات ہے دیکھو اگر باغ میں کچے کچے میٹھے امرود یا کوئی دوسرے پھل لگے ہوں تو بچے باغ میں آئیں گے ہی نہ اب کیا مالی درخت کاٹ دے گا؟

روحان بولا امی وہ کبھی بھی درخت نہیں کاٹے گا۔

پھر امی بولیں کیا وہ بچوں کو مار ڈالے گا؟

نہیں بالکل نہیں:

امی بولیں اگر کوئے آئیں گے تو چوزے ایسے ہی کھلے ہوں گے تو کوئے اٹھا کر ہی لے جائیں گیں۔ اسی طرح اگر باغ کھلا پڑا ہو تو بچے پھل اتار لیں گیں تو مالی کو کیا کرنا ہوگا؟ روحان بولا امی اسے پہرہ دینا ہوگا اس لئے کہ بچے نہ آئیں اگر آئیں تو مالی کو دیکھ کر بھاگ جائیں گیں۔ امی بولیں۔ اس طرح تمہیں بھی چوزوں پر پہرہ دینا ہوگا۔ ان کا خیال رکھنا ہوگا۔ کوئے آئیں گیں اور جب تمہیں دیکھیں گے تو چلے جائیں گے۔ اور دانہ پانی ڈالا کر اس سے نہ صرف کوئے بلکہ چڑیا ہد تیز بٹیر اور کئی اور پرندے بھی آئیں گیں اور ہمارے گھر میں کتنی رونق ہوگی۔

اب روحان کو سمجھ آ چکی تھی وہ دانہ پانی بھی ڈالتا اور اپنے چوزوں کا خیال بھی رکھتا تھا۔ اسکے چوزے اب بہت تیز دوڑتے تھے اگر انہیں کوئی کوانظر آ جاتا تو اور تیز دوڑتے اور چوں چوں کر کہ اپنے مالک کو بلا لیتے تھے انکے پر بھی نکل آئے تھے وہ چھلانگیں بھی لگاتے تھے روحان اب بہت خوش ہوتا تھا انہیں چھلانگ لگاتا دیکھ کر اب تو وہ انہیں دانہ پانی بھی ڈالنے لگ گیا تھا۔

(19 تا 15، اپریل ہفت روزہ فیملی میگزین/2017)

آپ میری لکھی ہوئی کہانی تو پڑھ ہی چکے ہیں میرے خیالات جان چکے ہوں گے کہ میں اپنے بچپن سے ہی جانوروں کے ساتھ محبت کرتی ہوں یہی وجہ ہے کہ میں نے انکے حقوق پر قلم اٹھایا ہے لیکن انہیں حقوق تب ملیں گے جب ہم انہیں حیثیت دیں گے۔ جانوروں کو حقوق باہر سے آ کر نہیں دے گا۔ ہمیں انہیں حقوق دینے ہیں ہمیں انہیں قبول کرنا ہے۔ کوئی زیادہ توجہ نہیں چاہتے جانور انہیں بس کھانا دینا ہے تنگ نہیں کرنا مارنا پٹینا نہیں سب سے

ضروری بات انہیں محبت دینی ہے ان سے پیار کرنا ہے کیونکہ اس میں ثواب بھی ہے اور اللہ کی خوشنودی بھی ہے۔ چند احادیث مبارکہ ہیں انہیں پڑھیے اور سوچئے کہ ہمارے آقا ﷺ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ کل عالم کیلئے رحمت بن کر آئیں ہیں۔

1- نبی کریم نے جانوروں کو مارنے کی مذمت کی ہے اور خاص کر چہرے پر مارنے، نشان لگانے سے منع کیا ہے۔ آپ نے جانوروں کے ساتھ بدسلوکی کرنے والوں پر سخت ناراضگی کا اظہار فرمایا ہے، اور احسان کرنے والوں کی تعریف کی ہے آپ ﷺ نے کھانے کیلئے زندہ جانوروں کی دم اور کوبوں کے کاٹنے کے عمل کے خلاف بنیادی تبدیلی کی آپ ﷺ نے فرمایا کسی بھی جاندار کی مدد کرنے پر اجر ہے۔ (حدیث مسلم)

2- چرواہوں میں بدترین وہ ہے جو درندوں (جانوروں، پرندوں) کو ایک دوسرے کو کچلنے یا لڑنے کا سبب بنتا ہے (حدیث مسلم)

3- ایک دوسرے سے محبت کرو اور زمین پر رہنے پر رحم کرو اور جب تک آپ ایک دوسرے سے محبت نہیں کریں گے اور زمین پر رہنے والوں پر رحم نہیں کریں گے تب تک آپ کو محفوظ ایمان نہیں ملے گا۔ (احادیث، بخاری، مسلم، ابوداؤد)

4- ان گونگے جانوروں سے ڈرو اور جب وہ سوار ہونے کیلئے موزوں ہوں تو ان پر سوار ہو جاؤ، اور جب انہیں آرام کی ضرورت ہو تو انہیں چھوڑ دو (حدیث ابوداؤد)

5- کوئی ایسا آدمی نہیں جو چڑیا اور اس کے آگے کسی چیز کو مارے اس کے مستحق ہونے کے بغیر اللہ اس سے اس کے بارے میں پوچھے گا۔ (احادیث احمد، نسائی)

6- تکلیف دہ چیزیں یہ ہیں۔

شرک، والدین کی نافرمانی، سانس لینے والے جانوروں کا قتل مسلمانوں میں سے اگر کوئی درخت لگائے یا بیج بوئے پھر کوئی پرندہ، شخص یا کوئی جانور اس میں سے کھائے تو اس مسلمان شخص کیلئے صدقہ جاریہ ہے (حدیث، بخاری)

مخلوق خدا سے پیار کرنے کے بہت فائدے ہیں اور میرے خیال سے اللہ کو راضی کرنے کا بہترین راستہ بھی یہی ہے ایک دفعہ حضرت موسیٰ اپنی بکریوں کو چرا رہے تھے کہ ایک بکری ریوڑ سے الگ ہو گئی حضرت موسیٰ اسے پکڑنے کو آگے بڑھے ہی تھے کہ وہ بکری اور آگے چلی گئی اس طرح کئی دفعہ ہوتا رہا کہ حضرت موسیٰ اسے پکڑنے کے قریب ہوتے تو وہ اور آگے چلی جاتی بالا آخر حضرت موسیٰ نے اسے پکڑ لیا اور اسے پیار کرتے ہوئے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ کو حضرت موسیٰ کی یہ ادا بہت پسند آئی کہ جب آپ نے اس بکری کو قابو میں لے لیا تھا اسے ڈانت سکتے تھے، مار سکتے تھے کہ تم نے مجھے اتنا تنگ کہا اور جب حضرت موسیٰ نے اسے پیار کیا تو اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ پر اتنا خوش ہوا کہ انہیں کلیسی عطا کر دی فقط ایک بکری سے پیار کرنے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ

کو کلیم اللہ بنا دیا۔

یہ فائدہ ہے مخلوق خدا سے پیار کرنے کا ایک تو حضرت موسیٰ کو یوں پیار کرتا دیکھ کر اپنی مخلوق کہ ساتھ اللہ تعالیٰ خوش ہوا ان سے راضی ہوا دوسرا حضرت موسیٰ کو کلیمی (انعام) سے بھی نواز یہ مرتبہ کام آپ کو عبادت پہ نہیں ملا دریافت یہ نہیں ملا صرف مخلوق خدا سے پیار کرنے یہ ملا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ حقوق اللہ معاف کر دیئے جائیں گے لیکن حقوق العباد جب تک بندہ معاف نہیں کرے گا معاف نہیں کئے جائیں گے ہمیں کوشش کرنی چاہیے کہ ہم اللہ کہ ساتھ ساتھ اللہ کی مخلوق کو بھی راضی کریں اللہ تعالیٰ اپنے حقوق تو معاف کر دے گا لیکن اپنی پیدا کی ہوئی مخلوق جس سے وہ ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے اسکے حقوق کبھی معاف نہیں کرے گا۔

بلی پالیں۔ ڈپریشن سے نجات پائیں

بلی دنیا میں سب سے زیادہ پالنے والا جانور ہے۔ ایک اندازے کہ مطابق بلی سینکڑوں سالوں سے ہمارے درمیان موجود ہے بلی میں دیکھنے کی صلاحیت بھی بہت تیز ہوتی ہے اسکے بارے میں یہ بھی کہا جاتا ہے۔ کہ ایک بلی 35 سے زائد قسم کی آوازیں نکال سکتی ہے۔ بلی انسانوں کی نفسیات کتوں یا دیگر جانوروں کی نسبت زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ پاتی ہے یہی وجہ ہے جب بلی کا مالک اسے گھر سے نکلنے کی کوشش یا ارادہ کرتا ہے تو بلی اسکے پاؤں میں بیٹھ جاتی ہے دم ہلا کر اپنے مالک کہ ارد گرد چکر لگا کر راضی کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ بلی اور انسانوں کی دوستی کافی سالوں سے چل آ رہی ہے ایک ریسرچ کہ مطابق یہ تحقیق سامنے آئی ہے کہ بلی ہم انسانوں میں ڈپریشن سے نکلنے میں مدد دیتی ہے آج کل ہر انسان ہی ڈپریشن میں ہے انزائی میں ہے تو میرے خیال سے ہر گھر میں کم از کم ایک یا دو بلیاں لازمی ہونی چاہیں۔ جو لوگ اکثر چڑچڑے رہتے ہیں یا پھر انزائی کا شکار رہتے ہیں۔ انہیں چاہیے کہ وہ ایک بھی بلی پالیں اس سے انہیں بہت فائدہ ہوگا یہ بات صرف میں ایک ریسرچ پڑھ کر نہیں لکھ رہی بلکہ میرا خود بھی یہی ماننا ہے کہ بلی ڈپریشن سے نکلنے میں واقعی مدد دیتی ہے۔ جب بھی آپ تھکے ہوئے ہوں بلی کی طرف دیکھے آپ کی تھکاوٹ دور ہو جائے گی۔ یہ ایک آزمودہ نسخہ ہے بلی کہ بال سہلائیے اسکے ساتھ کھیلئے کچھ ہی دیر میں آپ کی طبیعت میں کافی بدلاؤ آجائے گا۔ اگر آپ کہ پاس بلی نہیں ہے تو اپنے لیپ ٹاپ یا موبائل میں بلی کی چند پکچر زیو کر لیں جب بھی آپ کو ڈپریشن محسوس ہو تو ان پکچر کو دیکھئے وڈیوز دیکھنا زیادہ بہتر رہے گا کوشش کر کہ ایک بلی پالیں آپ ضرور خود میں بدلاؤ محسوس کریں گے۔ ہمیں چاہیے کہ جانوروں کے ساتھ محبت کا رشتہ قائم کریں۔ کچھ لوگ جانوروں کہ ساتھ بہت برا سلوک کرتے ہیں اور مرغوں کی لڑائی بھی ان میں سرفیرست ہیں۔ جس کے مرغوں کی آپس میں چونچ لڑانے سے آنکھیں باہر نکل آتی ہیں پھر ان کا اچھے سے علاج بھی نہیں کروا یا جاتا۔ کچھ نامور شخصیت نے ان کے حقوق پر اقوال بھی لکھیں ہیں۔ ایک نے تو یہ تک لکھا ہے کہ۔

اقوال

اگر جانور بول پڑے تو انسانیت رونے لگ جائے گی۔ (جیزیل ٹونر)
سوال یہ نہیں کہ کیا وہ استدلال کر سکتے ہیں؟ نہ وہ بات کر سکتے ہیں۔ لیکن کیا وہ تکلیف برداشت کر سکتے ہیں؟ (جیری ہی پٹھتم)

کتوں کے لوگوں پر بہت زیادہ فوائد نہیں ہیں لیکن ان میں سے ایک انتہائی اہم ہے۔ اموات ان کے معاملے میں قانون کے ذریعہ منع نہیں ہے۔ لیکن جانوروں کو رحم مور کا حق حاصل ہے۔ (ملن کنڈیرا)
تمام جانوروں کے ساتھ مہربانی اور ہمدردی ایک مہذب معاشرے کی علامت ہے۔ اسکے برعکس، ظلم چاہے انسانوں کے خلاف ہو یا جانوروں کے خلاف ہو غلط ہے۔ (سیر چاولیس)
جب تک ہم جانوروں کی زندگی کو قابل غور نہیں سمجھتے اور احترام کرتے ہیں جو ہم پر ان کتابوں اور تصاویر اور تاریخی یادگاروں کو دیتے ہیں، ان چند انسانوں کی وجہ سے ہمیشہ جانور پناہ گزین تباہی کے کنارے پر غیر یقینی زندگی گزاریں گئے۔ (گیرلڈ ڈورل)

اگر ہم ان مخلوقات کے ساتھ خوشگوار نہیں ہو سکتے تو میں سمجھتا ہوں کہ ہم منجمد ہونے کے مستحق ہیں۔

(مارینین مور)

اگرچہ جانور ہم سے مختلف سے مختلف ہو سکتے ہیں، لیکن، چیز ان روح تمام انسانوں میں ایک جیسے ہے بلکہ جانداروں میں ایک جیسی ہے حالانکہ ہر ایک کے خدو خال اور جسم مختلف ہے۔ (جیزیل ٹونر)

11۔ میں جانوروں کے حقوق کے ساتھ ساتھ انسانی حقوق کے حق میں ہوں یہ ایک پورے انسان کا طریقہ ہے۔ (ابراہیم لنکن)

12۔ انسان سے مہربان ہونے میں کچھ نہیں لیتا جانور (جو کین فینکس)

13۔ انسانیت کا حقیقی اخلاقی امتحان، اس کا بنیادی امتحان سے اسکے ساتھ اسکے روپے پر مشتمل ہے جو اسکے رحم و کرم پر لیس یعنی جانور (ملن کنڈیرا)

14۔ اگر آپ کا سٹیکس کی جانچ کرنا چاہتے ہیں تو یہ کچھ غریب جانوروں پر کیوں کریں۔ جنہوں نے کچھ نہیں کیا۔ (ایلن ڈینگر)

15۔ جانوروں کو ایک زمین پر رہنے کیلئے ہماری اجازت کی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔ (انتھونی ڈگلز)

16۔ ایک دن، دوسرے جانوروں کی غلامی میں تقریباً عالمگیر انسانی عقیدے کی مضحکہ خیزی واضح ہو جائے گی تب ہم اپنی روحوں کو دریافت کر لیں گے اور اس سیارے کو ان کے ساتھ بانٹنے کے قابل ہو جائیں گے۔ (مارٹن لوتھر)

17۔ ہر جانور کی پر جاتیوں کے ساتھ جو معدوم ہو جاتی ہے انسانی ترقی اور امکانات کے دائرے سے ایک اور موقع

ضائع ہو جاتا ہے۔ (لارنس)

18۔ اگر دنیا میں اب بھی چڑیا گھر موجود ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ انسانیت ابھی تک اس ظلم سے پیچھے نہیں ہٹی ہے جسے ہم حیوانیت سے تعبیر کرتے ہیں۔ (صحت مرآت)

جانوروں پر شفقت:

حضور ﷺ پورے عالم کیلئے رحمت بن کر آئے ہیں آپ نہ صرف انسانوں کیلئے بلکہ حیوانوں کے لئے بھی رحمت بن کر آئے ہیں۔ آپ حیوانات پر بھی رحم فرماتے تھے۔ عرب میں مدتوں سے بے زبانوں پر ظلم ہو رہا تھا آپ نے اسے ختم کیا۔ عرب کہ لوگ زندہ جانور کے بدن سے گوشت کاٹ لیتے اور پکا کر کھاتے آپ نے اس ظلم کو بھی روکا جانور کی دم اور ایال کاٹنے سے منع فرمایا۔ جانوروں کو باہم لڑانا ناجائز قرار دیا۔ جانور کو باندھ کر نشانہ لگانے سے منع کیا پرندوں کے انڈے چرانے اور ان کے بچوں کو تکلیف دینا ظلم قرار دیا اور اس سنگدلی سے لوگوں کو روکا اور جانوروں کو بھوکا اور پیاسا رکھنے کے معاملے میں اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا۔ کچھ قرآنی آیات میں بھی جانوروں سے حسن سلوک سے پیش آنے کی تاکید کی گئی ہے۔

قرآنی آیات (جانوروں کے حقوق میں)

1۔ اور جو پانوں کو بھی اسی نے پیدا کیا ان میں تمہارے لئے جزا اول اور بہت سارے فائدے ہیں اور ان میں سے بعض کو تم کھاتے بھی ہو اور جب شام کو انہیں جنگل سے دور لاتے ہو اور صبح کو جنگل میں چرانے لے جاتے ہو تو ان سے تمہاری عزت و شان ہے (سورۃ نمل آیت نمبر 5)

2۔ اور دور دراز شہروں میں جہاں تم زحمت شاقہ کہ بغیر پہنچ نہیں سکتے وہ تمہارے بوچھاٹھا کر لے جاتے ہیں کچھ شک نہیں کہ تمہارا پروردگار نہایت شفقت والا اور مہربان ہے۔ (سورۃ نمل آیت نمبر 7)

3۔ اور اسی نے گھوڑے اور خیر پیدا کئے تاکہ تم ان پر سوار ہو اور وہ اور چیزیں بھی پیدا کرتا ہے جن کی تم کو خبر نہیں گھوڑے اور خیر تمہارے لئے آسانی کے ساتھ رونق و زینت بھی ہیں (سورۃ النحل آیت نمبر 8)

4۔ اور قربانی کے جانور کو بھی تمہارے مقرر کیا ہے۔ ان میں تمہارے لئے بہت سے فائدے ہیں۔ (سورۃ الحج آیت نمبر 36)

5۔ اور زمین میں جو چلنے پھرنے والے حیوان یا دوپہر سے اڑنے والے جانور ہیں ان کی بھی تم لوگوں کی طرح جماعتیں ہیں ہم نے کتاب یعنی لوح محفوظ میں کسی چیز کے لکھنے میں کوتاہی نہیں کی پھر سب اپنے پروردگار کی طرف جمع کئے جائیں گیں (سورۃ الانعام آیت نمبر 38)

6۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو بھی آسمان و زمین میں رہے سب اللہ کی تسبیح بیان کرتے رہتے ہیں اور پر پھیلائے ہوئے جانور بھی اور سب اپنی نماز و تسبیح کے طریقے سے واقف ہیں اور جو کچھ وہ کرتے ہیں سب اللہ کو معلوم ہے۔ (سورۃ النور آیت نمبر 41)

ماحول

جانوروں کے زندہ رہنے کیلئے ماحول کا اچھا ہونا نہایت لازمی ہے ہمیں چاہیے کہ جانوروں کو اچھا ماحول دیں تاکہ انکی قسم اور نسل ختم نہ ہو سکتے پاکستان میں بہت سارے جانور ایسے ہیں جو بالکل ہی ختم ہو چکے ہیں اور کچھ ختم ہونے کے قریب ہیں اور ان جانوروں کی قسمیں / نسلیں تب ہی صحیح باقی رہ سکیں گی جب انہیں ماحول اچھا ملے گا ماحول صرف انسان کی نشوونما اور زندگی پر گہرا اثر نہیں ڈالتا بلکہ جانوروں کیلئے بھی ماحول کا اچھا ہونا لازمی ہے اچھا ماحول جانوروں کی نشوونما پر بھی گہرا اثر ڈالتا ہے ہمیں جانوروں کو بچانے کیلئے اچھا ماحول پیدا کرنا ہوگا۔ اور سب سے بڑا نقصان ماحول پر آلودگی ہے جو کہ صرف انسانوں بلکہ جانوروں کے لئے بھی ایک زبردست خطرہ ہے جانور اپنے ارد گرد کہ ماحول سے متاثر بھی ہوتے ہیں اور اسے متاثر بھی کرتے ہیں۔

جنگلات:

ہم سب لوگ جنگلات کی اہمیت کو سمجھتے ہیں کہ جنگلات میں لگے درختوں کی وجہ سے آکسیجن پیدا ہوتی ہے اور یہ سانس لینے کیلئے نہایت ضروری ہے اور اسکے علاوہ کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر کہ ماحول خوشگوار بناتے ہیں اور درختوں سے ہی ہمیں لکڑیاں اور کاغذ ملتی ہیں لیکن انکے علاوہ بھی درختوں کے بہت فوائد ہیں جو کہ جانوروں کی حیات اور انکی نشوونما کیلئے نہایت ضروری ہے درختوں کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جن علاقوں میں بڑی تعداد میں درخت موجود ہوتے ہیں اس علاقے کو سیلاب کا خطرہ بے حد کم ہوتا ہے اور اس سے زمین کی کٹوتی بھی نہیں ہوتی اور درخت کی وجہ سے زمین بخر نہیں ہوتی اور ہری بھری رہتی ہے جسکی وجہ سے جانور اپنا کھانا آسانی سے حاصل کر لیتے ہیں۔ جنگلات کا ایک یہ بھی فائدہ ہے کہ جانور اپنے اصلی ماحول میں رہیں گے وہی سے خود خوراک حاصل کریں گے اور وہیں غاروں یا کوہ میں رہیں گے اور بہتر نشوونما حاصل کریں گے اور جانوروں کیلئے شیلٹر بنانے اور گھروں میں رکھنے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔

چڑیا گھر:

جنگلات کہ کٹاؤ کیوجہ سے جانور سرسڑکوں پر آ جاتے ہیں یا کسی گڑھے میں گر کر مر جاتے ہیں جنگلات میں درخت کٹنے کی وجہ سے اکثر خوفناک درندے خونخوار جانور بھی جنگل سے باہر سڑک پر آ جاتے ہیں جن میں سے کچھ تو تیز رفتار گاڑیوں کیوجہ سے حادثے کا شکار ہو جاتے ہیں اور کچھ گاؤں کی طرف رخ کرتے ہیں اور آبادی میں گھس جاتے ہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر مجبوراً شہریوں کی حفاظت خاطر چڑیا گھر سے یا کسی اور ریسکیو ٹیم سے ایک بارہ یا کم افراد پر مشتمل عملہ اس جانور کو ریسکیو کرتے ہیں اور چڑیا گھر یا کسی اور شیلٹر میں اسے رکھتے ہیں جہاں ساری زندگی وہ ایک جنگل کے پیچھے گزارتا ہے۔ چڑیا گھر میں کچھ اس طرح کہ جانور بھی ہیں جو ختم ہونے والے ہیں اور بہت ہی نایاب ہیں لیکن عملے کی کوتاہیوں کی وجہ سے انکی بہتر نشوونما اور ان کی تعداد میں اضافہ

نہیں ہو رہا ہمارے چڑیا گھروں میں اچھے اور پڑھے لکھے عملے کی نہایت ضرورت ہے تاکہ دوسرے جانداروں کے ساتھ ساتھ نایاب جانوروں کی بھی اچھے سے کیئر کی جائے اور انکی تعداد میں اضافہ ہونا شروع ہو۔